وضاحت طلب کی جائے تو راز منکشف ہوجاتے ہیں......اور......اہل ایمان ویقین، دھوکے باز منافقوں سے ممتاز ہوجاتے ہیں

وضاحت طلب کی جائے توراز منکشف ہو جاتے ہیں......اور......اہل ایمان ویقین، دھوکے باز منافقوں سے ممتاز ہو جاتے ہیں

عاطف بیگ اور ان سے متاثرہ ابن حرم سے الدولۃ الاسلامیہ کے متعلق مختلف الزامات لگانے اور اس سے بڑھ کر ان کو خارجی اور فسادی قرار دینے پر جب بھی ان سے درج ذیل سوالات کے جوابات مانگے گئے---

تو کبھی ان کی لائٹ چلی گئی-----

تو کبھی ان کی فراغت مصروفیت میں بدل گئی----

تو کبھی انہوں نے خاموشی اختیار کرنے میں عافیت ہی جانی----

وہ سوالات درج ذیل ہیں جس کا انہوں نے کبھی جواب ہی نہیں دیا بلکہ جب بھی یہ سوالات کئے گئے وہ ان سوالات کے جواب دینے سے عاجز رہے اور راہ فرار اختیار کی:

https://www.facebook.com/groups/ahwal.ummat

عاطف بیگ اور ان سے متاثرہ ابن حرم سے الدولۃ الاسلامیہ کے متعلق مختلف الزامات لگانے اور اس سے بڑھ کر ان کو خارجیاور فسادی قرار دینے پر جب بھی ان سے درج ذیل سوالات کے جوابات مانگے گئے---

تو کبھی ان کی لائٹ چلی گئی -----

تو کبھی ان کی فراغت مصروفیت میں بدل گئی ----

تو کبھی انہوں نے خاموشی اختیار کرنے میں عافیت ہی جانی ۔۔۔۔

وہ سوالات درج ذیل ہیں جس کا انہوں نے کبھی جواب ہی نہیں دیا بلکہ جب بھی یہ سوالات کئے گئے وہ ان سوالات کے جواب دینے سے عاجز رہے اور راہ فرار اختیار کی:

(۱) اسلامی حکومت کن وجوہات کی بنیاد پر معزول قرار دی جاسکتی ہے اور اس کی اطاعت سے کس صورت میں نکلا جاسکتا ہے؟

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ سمیت القاعدہ کے قائدین نے الدولۃ الاسلامیہ کو صحیح منہج پر اسلامی حکومت قرار دیا تھا اور اس کو امارت اسلامی افغانستان کا ہم پلہ قرار دیا تھا:

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کہتے ہیں کہ: **"فهي قد أقامت دولةً إسلاميةً لا تتحاكم إلا للشريعة"**

یہ ایک ایسی اسلامی ریاست ہے جس کی بنیاد ہی شریعت اسلامی ہے۔

مزید کہتے ہیں کہ:

"دولة العراق الإسلامية حفظها الله، وهي إمارة شرعية تقوم على منهج شرعي صحيح"

اللہ تعالیٰ دولۃ الاسلامیہ کی حفاظت فرمائے۔ دولۃ الاسلامیہ ایک شرعی امارت ہے جو کہ صحیح شرعی منہج پر قائم ہے۔

بس ثابت ہوا کہ الدولۃ الاسلامیہ ایک شرعی اسلامی حکومت قرار دی گئی۔ بس عاطف بیگ اینڈ کمپنی سے سوال کیا گیا کہ ایک اسلامی حکومت کو معزول کرنے کے شرعی طور پر کیا شرائط ہیں اور کن وجوہات کی بنیاد پر اس معزول کیا جاتا ہے اور اس کا حکم ماننے سے انکار کیا جاتا ہے ؟ بس یہ سوال آتے ہیں یہ لوگ سناٹے میں آجاتے جاتے ہیں اور خاموشی ہی میں عافیت جانتے ہیں۔ کیونکہ اس کا جواب دینے سے ان کے فساد اور شریعت سے انحراف کی ساری عمارت گر جائے گی اور جبهة الجولانی کی خیانت اور غدر بھی واضح ہوجائے گا۔

(۲) اسلامی حکومت کے سربراہ پر کیا اپنی سرحد کے مسلمانوں کی مد

دونصرت کرنے کے لئے کسی مشورے یا حکم کی ضرورت ہے؟

عاطف بیگ اینڈ کمپنی یہ اعتراض اٹھاتے ہیں کہ الدولۃ الاسلامیہ العراق کا الدولۃ الاسلامیہ شام تک وسعت دینا ایک غیر شرعی اقدام تھا، کیونکہ یہ کام مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کیا گیا اور وہاں کے لوگ اس کے لئے تیار نہ تھے۔

اس پر جب ان سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ کیا ایک اسلامی حکومت پر لازم نہیں کہ وہ ہر سال اپنی حدود اربعہ میں اضافہ کرے اور اس کے لئے اپنے چاروں اطراف میں سے کسی بھی طرف
دارالحرب پر چڑھائی کرے تاکہ مزید علاقوں تک شریعت کا نفاذ کیا جاسکے، چاہے اس علاقے کے لوگ راضی ہوں یا نہ ہو یا وہ لڑنا بھی نہیں چاہتے ہوں۔ اور اگر اسلامی حکومت یہ کام نہ کرے تو مسلمانوں کے امام سمیت سب مسلمان گناہ گار ٹھہرتے ہیں۔ لیکن جب اسلامی حکومت کی سرحد پر دارالحرب کے مسلمانوں کی جان ومال محفوظ نہ ہوں اور ان کا قتل عام کیا جارہا ہو اور ان کے مال و املاک کو برباد کیا جارہا ہوں اور ان کی عزتوں کو تار تار کیا جارہا ہو تو کیا اسلامی حکومت کے سربراہ پر لازم نہیں کہ وہ ان مسلمانوں کی نصرت کے لئے فوراً عملی اقدامات کرے اور ان کے مدد کے لئے لشکر روانہ کرے۔ ظاہر بات ہے کہ جب اسلامی حکومت کا لشکر اس علاقے کے مسلمانوں کی نصرت کے لئے جائے گا تو خود بخود وہ علاقہ بھی اس اسلامی حکومت کی زیر نگیں آجائے گا۔ تو کیا اسلامی حکومت کو اس اقدام کے لئے کسی مشورے اور حکم کی ضرورت ہے ؟ کیا یہ فعل شرعی لحاظ سے کالعدم قرار پائے گا؟

بس جب اس پر وضاحت مانگی جاتی ہے تو عاطف بیگ اینڈ کمپنی راہ فرار اختیار کرتے ہیں کیونکہ اگر اس کا جواب دیں گے تو ان کی اپنی اور جبھۃ الجولانی کی حقیقت لوگوں پر واضح ہوجائے گی اور الدولۃ الاسلامیہ کا مبنی برحق ہونا واضح ہوجائے گا۔

(۳) کیا اسلامی حکومت کا باغیوں سے قتال کرنا خلاف شرع ہوتا ہے؟

عاطف بیگ اینڈ کمپنی یہ اعتراض اٹھاتے ہیں کہ الدولۃ الاسلامیہ نے جبھۃ الجولانی کے خلاف ہتھیار اٹھائے اور ان کے خون کو حلال جانا!

ایک اعتراض یہ بھی اٹھاتے ہیں کہ الدولۃ الاسلامیہ لوگوں سے زبردستی اپنی اطاعت کی بیعت لیتی ہے جوکہ شرعی طور پر درست نہیں!

لیکن جب ان سے سوال کیا جاتا ہے کہ ایک اسلامی حکومت کے امر سے کس وقت اعراض کیا جاسکتا ہے ؟ اور جب ایک گروہ اسلامی حکومت کا باغی ہوجائے جبکہ اس کے پاس اس اسلامی حکومت سے بغاوت کے لئے کفر بواح سے متعلق کوئی بھی واضح دلائل اور ثبوت نہ ہوں تو کیا پھر وہ گروہ شرعی طور پر "باغی" کہلاتا ہے اور اس کے خلاف قتال جائز ہی نہیں بلکہ واجب نہیں ہوجاتا ؟

پھر جب عملی طور پر یہ سوال کیا جاتا ہے کہ امارت اسلامی افغانستان کی جانب سے اس کے قیام کے بعد افغانستان کے دیگر جہادی گروپوں سے لڑنا، جبکہ انہوں نے ابھی اس کی اطاعت بھی قبول نہیں کی تھی، شرعی طور پر اس وقت کے علماء نے ان جہادی گروہوں کو "باغی" قرار دے کر ان سے جنگ کرنے کو درست قرار نہیں دیا تھا ؟ کسی نے طالبان کے اس اقدام پر اس وقت نکیر کی تھی؟ کیا طالبان افغانستان نے ہر اس گروہ سے جنگ نہیں کی جنہوں نے ان کی اطاعت میں آنے سے انکار کیا۔ حکمتیار، ربانی، احمد شاہ مسعود اور دیگر جہادی گروپوں سے جنگ نہیں کی تھی ؟ کیا اس میں ہزاروں مسلمان کام نہیں آئے تھے ؟ تو کیا وہ طرزعمل غیر شرعی تھا ؟

پھر کیا طالبان افغانستان کی اطاعت قبول کرانے اور ان کے ساتھ مل کر دیگر جہادی گروپوں سے لڑائی میں القاعدہ نے سب سے آگے بڑھ کر ان کی مدد ونصرت نہیں کی تھی ؟ اس وقت کیسے القاعدہ نے دیگر مسلمانوں کے خون کو حلال جان لیا تھا ؟

بس جب یہ سوال کئے جائیں تو عاطف بیگ اینڈ کمپنی اپنی بغلیں جھانگتے ہوئے بھاگ جاتے ہیں اور اس پر ایک لفظ کہنا تک گوارا نہیں کرتے۔ کیونکہ اگر ایک لفظ بھی کہیں گے تو خود بھی ذلیل ہوں گے اور الدولۃ الاسلامیہ کا حق پر ہونا ثابت ہوجائے گا ورنہ ان کو طالبان افغانستان اور القاعدہ کو بھی غلط قرار دینا پڑے گا۔

(۴) کیا قیدی بھی کبھی قاضی ہوا کرتا ہے؟

عاطف بیگ اینڈ کمپنی کی جانب سے الدولۃ الاسلامیہ اور اس کے حمایتوں کو خارجی کہہ کر پکارتے ہیں اور ان کے خون کو حلال جانتے ہیں اور اس کی دلیل میں وہ ان علماء کے فتاویٰ نقل کرتے ہیں جوکہ اس وقت طواغیت عرب کی جیلوں میں ہیں۔

جب ان سے ان علماء کی بابت یہ سوال کیا جاتا ہے کہ وہ علماء جوکہ طواغیت کی قید میں ہیں تو ان کے کسی امر پر فتاویٰ کو کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے جبکہ وہ قید میں ہوں؟ کیونکہ جو

شخص قید میں ہو وہ شرعی لحاظ سے معذور سمجھاجاتا ہے۔

تو اس پر وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ امام ابن تیمیہ نے بھی تو جیل میں بیٹھ کر کتابیں اور فتاویٰ لکھے تو کیا ان کے فتاویٰ قابل عمل نہیں؟ اس پر جب ان سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ تحریر تصنیف الگ چیز ہے، فقہی اور عقائد کے معاملات پر فتاویٰ دینا ایک الگ چیز اور کسی بھی گروہ کے صحیح اور غلط ہونے سے متعلق فیصلہ کرنا ایک الگ چیز ہے۔ اس کے لئے حقائق اور شہادتوں اور ثبوتوں تک آزادانہ رسائی اور تحقیق لازمی امر ہے ورنہ جو شخص اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ اس امر پر کوئی فیصلہ نہیں دے سکتا۔ اور سوال یہ ہے کہ "کیا قیدی بھی کبھی قاضی ہوا کرتا ہے"؟

(۵) کیا بغیر شہادتوں اور ثبوت کے کسی کی تکفیر یا اس کوخارجی قرار دیا جاسکتا ہے؟

پھر جب عاطف بیگ اینڈ کمپنی کے پاس سوال نمبر:۴ کا جواب نہیں ہوتا تو وہ ان علماء کے فتاویٰ نقل کرتے ہیں جوکہ شام کے جہاد سے فرار ہوکر لندن شریف چلے گئے ہیں اور انہوں نےعملاً شام کے بجائے لندن کو "دار الهجرة" بنالیا ہے۔ کیا جہاد سے راہ فرار اختیار کرنے والے جہادی میدانوں پر فتاویٰ دینے کی اہلیت رکھتے ہیں ؟

اس کے علاوہ جب ان سے سوال کیا جاتا ہے کہ وہ کیا شہادتیں، دلائل اور ثبوت ہیں جن کی بنیاد پر انہوں نے الدولۃ الاسلامیہ پر "خارجی" ہونے کا فتویٰ لگایا ہے ؟ کیونکہ لندن میں بیٹھے ان علماء نے اور وہ علماء جو کہ جیل میں قید ہیں انہوں نے اپنے فتاویٰ میں نہ ہی کوئی شہادت پیش کی ہے اور نہ ہی اس فتوے کے حق میں کوئی ثبوت۔ یہ بات سب اہل علم جانتے ہیں کہ کسی بھی گروہ کی تکفیر اور اس کو خارجی قرار دینے کے لئے شہادتیں اور ثبوت لازمی چیزیں ہیں ورنہ وہ فتویٰ قابل قبول نہیں ہوتا۔

تو اس پرعاطف بیگ اینڈ کمپنی یہ کہتے ہوئے راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ ہم تو بس ان علماء پر اعتبار کرتے ہیں اور ہم ان کے علم و فضل کے بنیاد پر ان کے فتاویٰ پر بلا ثبوت اور بغیر دلیل کے یقین کرتے ہوئے الدولۃ الاسلامیہ کو خارجی ہی سمجھتے ہیں۔

تو جب ان کے اس طرز استدلال پر یہ کہا جاتا ہے کہ تم صرف علماء کے علم وفضل کی بنیاد پر کسی کو خارجی ہونے کے فتوے کو مان لینا درست سمجھتے ہو تو پھر اس منطق اور فلسفے کی

نتیجے میں تمہیں بطریق اولیٰ شیخ اسامہ رحمہ اللہ اور شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کو بھی الدولۃ الاسلامیہ سے پہلے خارجی ماننا پڑے گا کیونکہ شیخ ابن باز، شیخ صالح العثیمین، شیخ صالح الفوزان جیسے پایہ کے علماء نے شیخ اسامہ رحمہ اللہ، شیخ ایمن حفظہ اللہ کو "خارجیوں کا سرغنہ" قرا ر دیا ہوا ہے اور ان کے حمائتیوں کو بھی وہ خارجیوں کی صف میں کھڑا کرتے ہیں۔ تو کیا بغیر ثبوت وشہادتوں کے اور باطل دلیلوں پرمشتمل ان کے فتاویٰ پر بھی یقین کرلیا جائے ؟ بس عاطف بیگ اینڈ کمپنی دم دباکر بھاگ جانے میں ہی عافیت سمجھتی ہے۔

(٦) امیر کسی قول وفعل پر جواب دہ نہیں ہوتا:

عاطف بیگ اینڈ کمپنی نے دین اور شریعت کے حلیہ بگاڑ نے کا عزم مصمم کررکھا ہے۔ اس لئے وہ لعنتی شیعہ رافضیوں کے عقائد و نظریات کو اپنانے میں لگے ہوئے ہیں اور اس کو القاعدہ کے منہج کی چھانپ لگانے کی مذموم کوشش کررہے ہیں۔

عاطف بیگ اینڈ کمپنی کا فلسفہ یہ ہے کہ وہ امیر یا امام کو نبیوں کی طرح معصوم عن الخطاء اور ہر غلطی سے مبراء سمجھتے ہیں۔ لہٰذا ان کے کسی قول وفعل پر شرعی طور پر سوال اٹھانا ممنوع ہے اور جو کوئی یہ حرکت کرے وہ گستاخ، بے ادب، اخلاق سے عاری اور نافرمان ہونے کے ساتھ خارجی بھی قرار پاتا ہے۔ العیاذ باللہ۔

اگر امیر کے کسی قول وفعل پر سوال کرنے پر یہ فتاویٰ ہیں تو پھر سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پر کیا فتویٰ ہوگا کہ جنہوں نے عین خطبہ کے دوران کھڑے ہوکر کہہ دیا تھا کہ: "لانسمع ولا نطیع" "نہ ہم سنیں گے اور نہ مانیں گے" وجہ اس کی یہ تھی کہ جو کپڑا مسلمانوں میں مال غنیمت کے طور پر تقسیم ہوا اس میں حضرت عمررضی اللہ عنہ کا کرتہ نہیں بن سکتا تھا جوکہ وہ زیب تن کئے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے اس وقت ہی وضاحت کی کہ میں نے اپنے حصے کا کپڑا اپنے اباجان کو دے دیا تھا۔ اس پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: "الآن نسمع ونطیع" "ہاں ! اب ہم سنیں گے اور مانیں گے" تو کیا ان کا یہ طرز عمل عاطف بیگ اینڈ کمپنی کے فلسفے کے مطابق خارجیوں والا نہ تھا۔ العیاذ باللہ

جب یہ دلیل دی جائے تو دم دباکر بھاگ جاتے ہیں۔

(٧) امیر کے غلط اور خلاف شرع فیصلے پر تنقید کرنے کو خوارج کے سربراہ سے تشبیہ دینا جائز ہے؟

عاطف بیگ اینڈ کمپنی والے سمجھتے ہیں کہ امیر یا ان کے پسندیدہ گروہ اور علماء غلطی کرنے سے معصوم قرار دے دیے گئے ہیں۔ ان سے صادر ہونے والی غلطیوں پر تنقید کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی بھی ان کی پسندیدہ گروہ اور ان کے پسندیدہ علماء پر غلطی کرے تو وہ اس کو خارجی اور خارجیوں کے لیڈر ذوالخویصرہ سے تعبیر کریں گے۔ گویا ان کے علماء کا درجہ ایسا ہوگیا نعوذ باللہ جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ۔ ہم اس گمراہی سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ اگر کسی نے ان کی پسندیدہ گروہ کے امیر سے یہ کہہ دیا کہ: ”انصاف کریں“ تو گویا وہ شخص جس نے ایسا جملہ ادا کیا وہ ذوالخویصرہ کی مانند ہوگیا۔ گویا ان کے نزدیک ان کے پسندیدہ گروہ کا سربراہ مقام نبوت پر پہنچ گیا ہے۔ العیاذ باللہ

اگر صرف ایک واقعہ پر غور کرلیا جائے تو حقیقت حال سب کے سامنے آجائے گی۔

"عن مروان بن الحکم؛ قال شَهِدتُ عثمان وعلياً:وعثمان ینهی عن المتعة،وان يُجْمَع بینهما فلمّا رأی عليٌ اهلّ بهما لبیک بعمرة وحجة، قال:ماَکنتُ لِادَعَ سنَّة النبی لقول احد۔" (صحیح بخاری جلد ۲، کتاب الحج، حدیث: ۱۴۸۸)

میں نے عثما ن بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ: وہ حج تمتع سے لوگوں کو روک رہے تھے، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں منع کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اعمال عمرہ اور حج کیلئے احرام باندھا اور کہنے لگے: میں کبھی بھی حکم اللہ وسنت پیغمبر(صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت نہیں کروں گا اور نہ کسی ایک کی مخالفت پر حکم الہٰی کو ترک کروں گا۔

اوپر والے واقعے پر غور کریں امیرالمومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو حج تمتع کی لبیک کہنے سے منع کررہے ہیں تو سیدنا علی رضی اللہ نے صاف طور سے اس حکم کو ماننے سے انکار کرتے ہوئے حج تمتع کی لبیک کہی۔

اس قسم کے سینکڑوں واقعات سے اسلامی تاریخ بھری پڑی ہے۔ جب صحابہ رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کو معصوم عن الخطاء نہیں سمجھتے تھے اور نہ ہی اہل السنۃ والجماعۃ اس عقیدے کے قائل ہیں تو کیسے کسی امیر یا کسی گروہ کے فیصلے پر تنقید کی بناء پرعاطف بیگ اینڈ کمپنی نے اس شخص کو مشہور خارجی لیڈر ذوالخویصرہ سے تشبیہ دے کر خارجیت کی صف میں لاکھڑا کردیا ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ کس نے اسلام کے لئے قربانیاں دی ہوں گی، لیکن ان پر بھی تنقید کرنے سے کسی صحابی نے دوسرے کو خارجی نہیں گردانا۔ اپنے ائمہ کی عصمت کا عقیدہ تو شیعوں کا ہے۔ اہل السنۃ والجماعۃ اس عقیدے سے بری ہیں۔

حقیقت حال:

بس جب عاطف بیگ اینڈ کمپنی کے سامنے یہ حقائق اور دلائل رکھے جائیں تو فوراً ان کی لائٹ چلی جاتی ہے اور فراغت ان کی مصروفیت سے بدل جاتی ہے۔ لوگ پکار پکار کر تھک جاتے ہیں کہ جواب دو، مگر یہ منہ پھیر کر بھاگتے ہیں جیسےشیر کی آواز سن کر گدھے بدک کر بھاگ جاتے ہیں۔ قرآن اس کیفیت کو یوں بیان کرتا ہے:

فَمَا لَهُمۡ عَنِ ٱلتَّذۡكِرَةِ مُعۡرِضِينَ () كَأَنَّهُمۡ حُمُرٞ مُّسۡتَنفِرَةٞ () فَرَّتۡ مِن قَسۡوَرَةِۭ () ٥١

ان کو کیا ہوا ہے کہ نصیحت (کے آنے کے بعد اس) سے اعراض کررہے ہیں۔ گویا گدھے ہیں کہ بدک جاتے ہیں (اور) شیر سے ڈر کر بھاگنے لگتے ہیں۔

عاطف بیگ اینڈ کمپنی کی خیانتیں اور شریعت سے انحراف پر تو بہت کچھ لکھا جاسکتا تھا لیکن سمجھدار کے لئے درج بالا کلام ان کی گمراہی اور فساد کو سمجھنے کے لئے کافی ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

"جب تفصیل میں جایا جائے اور وضاحت طلب کی جائے تو راز منکشف ہوجاتے ہیں دن اور رات واضح ہوجاتے ہیں اور یوں اہل ایمان ویقین ان دھوکے باز منافقوں سے ممتاز ہوجاتے ہیں جو حق کو باطل سے ملاکر علم کے باوجود حق چھپادیتے ہیں"۔ (الرسالۃ النستعينية ص ٢٦)